سِمط اللآلی پر تنقید کا جواب

از مولانا عبدالعزیز صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

۲

(ھ) دُنیا میں بے ایمانی بد دیانتی کیا کچھ نہیں ہوتا؟ مگر یہ فریب اپنی نظیر آپ ہی ہے۔
چھلانگ (۱) السمط سے میری دوسری کتاب ما اتفق لفظہ للمبرد ص ۷ پر چھلانگ ماری ہے
بحر ہزج کو چھوڑ کے بحر رمل چلے۔

مبرد کہتا ہے قال الانصاری اس پر مینے یوں لکھا ہے (کہ وہ خبیب بن عدی ہیں
دیکھئے ابن ہشام گوتھا ۶۴۳ و مع السہیلی ۲ × ۱۷۰ ابن ہشام کہتا ہے کہ بعض اہلِ علم اس نسبت
سے منکر ہیں۔ مگر میں میمن کہتا ہوں کہ صحیح بخاری بہامش الفتح ۱۳۲۵ھ ج ۷ × ۲۶۹ پر تو یہ بیت
خبیب ہی کے نام سے ہے، البتہ اضداد ابن الانباری ص ۷ میں ہے کہ یہ بیت عبیدہ کا ہے جو
حمزہ رض کے ساتھ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) ناظرین آپ خود ہی کہیں کہ ایسی صریح بے ایمانی
کی کوئی مثال ہے:۔

یدلّ بمعنی واحد کلّ فاخر　　　وقد جمع الرحمن فیك المعانیا
أمینا واخلافا وکید اوحیلة　　　وخبثا اشخصالحت لی ام مخازیا

اگر علم انسان کو ایسے بُرے کاموں سے باز نہیں رکھ سکتا تو پھر جہل کیا بُرا ہے، سچ ہے:۔

اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ وصدّق ما یعتادہ من توھم

ہر چند کہ اضداد کی تحریر کی ذمّہ داری مجھ پر عائد نہیں کہ حوالہ دینے کے بعد ناقل کی ذمّہ داری ختم ہو جاتی ہے جس طرح مدیر معارف[۵۱] نے آج سے ۱۴ سال پیشتر آپ کو جواب دیا تھا مگر یہاں تو میری عبارت کہہ رہی ہے کہ میں سیرت اور بخاری کے بیان کو راجح سمجھتا ہوں پھر انصاری تو بہر حال خبیبؓ ہی ہیں عبیدہ تو ہاشمی ہیں اس لئے مبرّد تو اُن کو کسی طرح مراد نہیں لے سکتا پھر بھی اضداد کی عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ شاید یہ بیان وقتل حمزۃ یوم احد الحاقی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ احد نہ سہی جنگ بدر میں حمزہ رضؓ کے ساتھ لڑتے ہوئے زخمی ہوئے اور کچھ روز بعد شہید ہو گئے، اس سے نفی نسبت کا کونسا ثبوت ہاتھ آتا ہے، کیا بیت میں لفظ اُحد مذکور ہے؟ پھر یہ کج بحثی اور دھاندلی کیسی؟

وکم ضلّ قوم باصنامھم وا ما بزقّ ریاح فلا

ص ۲۷۴ چھلانگ (۲) (و) دوسری چھلانگ میری ابوالعلاء وما الیہ پر ماری ہے کہ مینے بغیر حوالہ دئے نقل کیا ہے کہ ابو عمر الزاہد سوء حفظ سے متّہم کئے جاتے تھے۔

(۵۶) اور لطف یہ کہ خود آپ نے کتاب کے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا مجھے بعد از تلاش بسیار ص ۴۵ ۱۴ پر یہ ملا ابو عمر الاسوۃ فی الحفظ جو اُن کے مافوق العادت حافظہ کا اعتراف ہے۔ عاجز نے ابو عمر کی کتاب المداخل[۵۲] کے مقدمہ میں اونپر ایک باب لکھا تھا۔ سعۃ حفظہ وسیلان ذھنہ بحیث جرلہ تھمۃ التزید والاختلاق سہولت کے لئے آپ نے بھی یہی الفاظ یہاں استعمال کئے ہیں (؟؟؟) متعدد واقعات اس مضمون کے نقل کئے ہیں کہ چونکہ اونہیں

۵۱ المعارف ۱۳×۲۵۹ کہ جب مصنف نے حوالہ دیدیا ہے تو بحث کی گنجائش نہیں۔

۵۲ مجلۃ المجمع العلمی ۹×۶۰۸۔

بے حساب غرائب یاد تھے اس لئے لوگ اُن پر تہمت دھرتے تھے۔ سو یہ تہمت کیا ہوئی؟ یہی نہ کہ کثرتِ محفوظات کی وجہ سے تخلیط کرتے ہیں، یعنے کہ سوءِ حفظ جس کی جیتی جاگتی مثال ابن اخت خالتك اس وقت میرے سامنے ہے۔ خیر یہ تو تہمت تھی جو جھوٹے الزام کو کہتے ہیں مگر آپ نے تو بذاتِ خود نقل کفر کفر نباشد مقدمۃ الجمہرہ ۱۶ میں اُن پر صریح تہمت دھری ہے کان واسع الروایۃ غیر ان لہ نوادر غرائب اخطا فیہا۔ یہ ہے بیجا حمایت! کہ ابن درید کی جنبہ داری کی دُھن میں ایک جلیل القدر امام کی تذلیل کی:-

یروم اذی الاحرار کل ملأم ۔۔۔ وینطق بالعوراء من کان معورا

ابو علی اپنے اساتذہ کے غلط اقوال نقل کرنے سے غلط کار ٹھہرے گا جس طرح مولوی بدر الدین میمن کے اغلاط کی ذمہ داری سے نہیں بچ سکیں گے۔

(۵۷) اس کڑوے لقمہ کو دوبارہ چبایا ہے مگر اب کے وہ حلق میں ٹھُس جائے گا، ابو علی کے (مفروضہ بکری) اغلاط کو اغلاط مانتا ہی کون ہے؟ پھر وہ اونکو اساتذۂ انام اصمعی ابو عبیدہ وغیرہ سے نقل کرتا ہے جن کی تغلیط کی جسارت بشمول بکری و سورتی کون کرسکتا ہے؟ چھوٹا موٹھ بڑی بات! ہرچند کہ اس کی مثالیں اور حوالے لکھ آیا ہوں، مگر دنداں شکنی ضرور ہے، تاکہ آئندہ وقاحت کی ہمت نہ ہو اور ادھر عاجز کے میگزین میں کافی روڑا کنکر ہے:-

ص۲۲ قالی کہتا ہے قد ادبی العرفج یعنے ہتھیار بند ہوگئے مگر بکری نے اس کا انکار کیا ہے حالانکہ ابو عبیدہ اور اوس ابن درید کا قول تھا جس کی حمایت کرتے کرتے آپ بوڑھے ہوگئے

ص۲۳ والناس کلھم بکر کی قالی کی تفسیر کو ٹھکرا دیتا ہے، حالانکہ یہی الفاظ اشنانذانی ابن درید اور پھر جرجانی ابن رشیق ابن منظور اور خفاجی کے ہیں۔

ص۵۵۳ صافر کی قالی کی تفسیر کو غلط بتایا ہے جو ابو عبیدا اور ابن السکیت کی ہے۔

خیر وہ تو جلیل القدر ائمہ تھے "تازی بازی باریش بابا ہم بازی"

مگر ذرا ادھر اپنا نامۂ اعمال تو دیکھئے مقدمۃ الجمہرہ ص ۱۲ پر آپ مرزبانی کی روایت[۱] نقل کرتے ہیں جس میں یہ دو بیت

وحمراء قبل المزج صفراء بعدہ بدت بین ثوبی نرجس وشقائق

ابن درید کے بتائے گئے ہیں اضغاث احلام حالانکہ وہ تو ابونواس کے ہیں، جس طرح ابن المعتز نے نقل کئے ہیں، جو ابن درید سے ۲۶ سال پیشتر مر چکے ہیں، اس طرح آپ مرزبانی ابن خلکان الکمال کے پیچھے کڑ اڑا دھم آرہے نہ! اور لطف یہ کہ اس غلطی کو کوئی اُٹھا بھی نہیں سکتا، اور وہاں تو قریباً محض شبہات کی بنا پر تغلیط کی گئی ہے کوئی علمی دستاویز ہاتھ میں نہ تھی :-

اذا لم تستطع شیأ فدعہ وجاوزہ الی ما تستطیع

پھر دوبارہ لکھتا ہوں کہ قالی کے مزعومہ اغلاط عموماً از قسم تفسیر لغات و نسبت ابیات ہیں بس! آپ کے موجودہ حلیفت کی کوئی قرآنی غلطیاں نہیں! قالی وغیرہ نے ایک قول لیا ہی دوسروں نے اور، ہر دو کا مستند ائمہ لغت و ادب ہیں اسی طرح ایک ہی شعر متعدد علما کے ہاں مختلف نسبتیں رکھتا ہے السمط دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بعض اوقات یہ نسبتیں ۱۰۰ سے زیادہ ہو جاتی ہیں سو آجکل کسی کا اپنے استقراء ناقص کی بنا پر ایک قول کو لے کر دوسروں کی تغلیط کرنا کوتاہ نظری اور کوڑہ مغزی ہے کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ یہ ہیں وہ مفروضہ اغلاط جن پر زمین آسمان ایک کر رکھا ہے :-

دعی القوم ینصر مدّعیہ لیلحقہ بذی الحسب الصمیم

---

[۱] بذیل ص ۲۷۳ اس پر کچھ کلام گذر چکا ہے۔

عاجز خاموش علمی خدمت کا قائل ہے شرح ذیل میں قالی کی ۳۴ غلطیاں دکھائی ہیں، مگر نقارہ نہیں پیٹا، آپ نے کسی کو اُٹھانے کی ہمت ہوتی؟ تو ہم بھی مانتے کہ ربنا ما خلقت هذا باطلا۔ حاشا کلا! ابو علی کا مقام اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے! وانما العاقل من عدت سقطاته ہم تو ابو علی کے طفیل علم کا دامن پکڑ کر دربار میں بار رچاتے ہیں و بس! تعلقنا بأهداب لعلم او أهداب طیلسان القالی رہے عاجز و بدر الدین کے اغلاط لاتحصی عدد الرمل والحصا جن کو مدعی نے اپنے اعجاز سے ایک حد تک شمار کر دیا ہے تو گو ہم ملنگہ نہیں مگر مدعی کی طرح کچی گولی بھی کھیلے ہوئے نہیں، بلا معاوضہ علم کے پیچھے سر دُھنتے ہیں اور بھول کر بھی جنوب کو اپنا قبلہ نہیں بناتے:۔

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پروا نہ ہوئے گر مرے اشعار میں معنی نہ سہی!

لو کفر العالمون نعمته لما عدت نفسه سجایاها

کالشمس لا تبتغی بما صنعت منقبة عندهم ولا جاها

بیرونِ ہند کی دُنیا ہمارا دل بڑھاتی ہے۔ مگر اس بدنصیب مُلک میں ہنوز صحیح علمی ذوق کا فقدان ہے اس لئے اس قسم کے حاسدانہ و معاندانہ مقالات سے ہماری تواضع اور قدر افزائی کی جاتی ہے۔ مگر کچھ نہیں! ہم دریا کے دھارے کا رُخ مجبوراً ادھر پھیر دیں گے:۔

ملیئ لرائس اخی نخوۃ بضرب یطیر عصافیرہ

(۵۸ و ۵۹) ہمیں اپنے کو عاجز اور غریب لکھتے ہیں حالانکہ عجز سے تو شرعاً پناہ مانگی گئی ہے اور غریب ہندی لفظ بمعنی فقیر ہے:۔

سنئے جناب جواب! اس اعتراض نے تو بیسیوں سال کی جمی ہوئی تمام اندرونی آلائشیں باہر پھینک دیں:۔

تملأت من غیظ علیّ فلم یزل	بلك الغیظ حتی كدت بالغیظ تنشوی
وقال النطاسون انّك مُشعَر	سُلالا الا بل انت من حسد ذوی
بدا منك غشق طالما قد كتمته	كما كتمت داء ابنها ام مدّ وی

(۰۶۶ و ۶۱) عجز علاوہ مسکینی کے عدم قدرت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ وحدیث عمر لا
تلبثوا ابدا ر معجزۃ ای فی موضع تعجزون عن کسب النہایہ۔ متنبی

یری الجبناأن العجز عقل	وتلك خدیعۃ الطبع اللئیم
وان التوانی انكح العجز بنتہ	وساق الیہا حین اُنكحہا مہرا

مگر اہل حدیث بچوں کو تو مولوی خرّم علی مترجم مشارق الانوار کی مناجات ازبر کرائی
جاتی ہے جس میں ہے:۔

نہیں قادر الٰہی کوئی تجھسا	نہیں عاجز الٰہی کوئی مجھسا

اگر آپ قادر نہیں ہیں ونعوذ باللہ تو پھر عاجز ہوئے۔

لاستحالۃ ارتفاع النقیضین = ادخل بنا فی النسب الواسع

اور میمن کا عاجز بمعنی مسکین تو آپ پسند نہیں ہوتا تو پھر عاجز بمعنی اپاہج اور بے روزگار
ہوئے۔ مشتق از عجز۔ جو ناتوانی (کاہلی) کا داماد اور فقر کا والد بزرگوار ہے۔ اب اس کا تصفیہ
باخبر ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ آپ کونسے عاجز ہیں؟ شرح کتاب سیبویہ سیرافی کی ایک
مجلد میں[۵۱] بخط سیرانی متعدد اجزا پر ثبت ہے: تالیف العاجز ابی سعید الحسن بن عبداللہ السیرافی
اسی طرح عاجز بتعمیل ارشاد نبوی کن فی الدنیا کانك غریب الخ پر[۵۲] عامل رہا۔ رہا اسکا

۵۱ بدست آقا محمد علی ایرانی سابق پروفیسر نظام کالج حیدر آباد دکن۔
۵۲ بلکہ خاتمۃ ابو العلاء ۲۰۲ پر تو مجاراۃ لأبی العلاء فی کوندھن المحبسین ابو المحالبس اپنے کو اسیر غربتیں لکھا تھا۔

مصداق تو آنکھیں کھولئے اور اختیار الجرجانی طبعۃ العاجز ص ۲۶۶ خرید لیجئے ورنہ ہدیہ نہ ملنے پر ایک اور مضمون نذرِ معارف کیجئے ہیں ابوتمام کا یہ بیت پڑھئے یا پھر بصورت عذر پڑھوا لیجئے۔

کنت الغریب فاذ عرفتك عادلی　　　انسی واصبحت العراق عراقی

موصل کا یہ شاعر بغداد میں اپنے تئیں غریب بتاتا ہے حالانکہ دونوں کی مسافت علی گڈھ راجکوٹ سے نصف ہے۔ مگر مجازی وجوہ کی بنا پر تو ہر کوئی غریب ہے:۔

وھکذا کنت فی اھلی وفی وطنی　　　ان النفیس غریب حیثما کانا

اولوا الفضل فی اوطانھم غرباء

رہا ہندی غریب بمعنی فقیر تو مقام حیرت ہے کہ اردو نہ جاننے کے اعتراف کے باوجود یہ معنے بلا معاوضہ کس نے آپ کو سکھا دئے؟ کہ مفلسی میں آ ٹا گیلا جو اپنی غریبی اور ناداری کو نظر انداز کرکے ایک خوشحال صاحب نصاب کے سر منڈھنے کی ہمت کی:۔

ولقد جھدتم ان تزیلوا عزہ　　　فاذا ابان قد رسا ویلملم

ص ۲۷۵ چھلانگ (۳)۔ پھر تیسری چھلانگ بدرالدین صاحب کی شرح مختار ص ۵ پر ماری ہی جس کو غلطی سے صفحہ ۵ لکھا ہے کہ لفظ الجادیۃ پر یہ لکھنا (کذ ابدل وجادیۃ) صحیح نہیں۔ (۶۲ و ۶۳) میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ پڑھا ہے ایک طول طویل رام کہانی میں پہلے (وجادیۃ) آچکا تھا مگر نگاہ سے اوجھل رہا پھر جب یہاں الجادیۃ دیکھا جو فی الواقع بصورت عدم ذکر سابق صحیح بھی نہیں تھا تو کذا لکھا جس طرح بکری ص ۱۲۵ نے یہ دوبیت　وکنا فوارس یوم الھریر الخ عبداللہ بن سبرۃ سے منسوب کئے ہیں حالانکہ ہیں وہ ربیع بن زیاد کے مگر چونکہ حماسہ میں اونسے پہلے عبداللہ کے دوبیت مذکور تھے، اس لئے بکری کی نگاہ چوک گئی اور

لہ رسالہ جامعہ ۴ × ۱۰ ۳ معارف ۱۳ × ۲۵۰۔

اُن کو بھی عبداللہ کے نام کے ذیل میں شمار کرلیا ہے۔ یعنے کہ یہ کاملین کا سہو ہے نہ کہ ہند کے عجزہ وفضولیین و غربا، کا۔

وما انا فی حقی ولا فی خصومتی بمهتضم حقی ولا قارع سنّی

میں نے یہاں افتی کی بجائے فتی لکھا تھا کہ ایسے موقعوں پر فتی بھی بولا جاتا ہے اس پر آپ افتی کے عدم وجود کی دلیل مجھ سے مانگتے ہیں:۔

(۶۴) یا سبحان اللہ! بخاری تو بڑی چیز ہے یہاں تو حدیث کی کسی کتاب کی نہ خبر ہے نہ دنیا کے قوانین کی، نہ عرف عام کی، نہ رشیدیہ مناظرہ کی نہ معاجم لغت کی، کہ البینة علی المدّعی۔ مدّعی افتی آپ ہیں، بارِ ثبوت آپ کے ذمہ ہے، اور چشم بد دور آپ تو بڑی لُغوّیت کے مدّعی ہیں، پھر کیوں نہ ایک آدھ حوالہ ادھر بھی پھینک دیا؟ افعال ابن القطاع میں بیجا تصرفات کی مُزد ہنوز جیب میں ہوگی کہ مدیر کتب خانہ رامپور و المعارف کی چیخ پکار تازہ ہے؛ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتّقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اُعدّت للکافرین۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ خود اس واقعہ میں بھی اوروں کے ہاں کا لسریشی وغیرہ فتی ہی آیا ہے اور مستعمل بھی یہی ہے محاورہ میں یہ خود تفضیل کے مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

انك یا ابن جعفر نعم الفتی و فما کلّهم یدعی ولکنہ الفتی
واذا القوم قالوا من فتی خلت أننی۔

جہاں کہیں ردّہ آیا ہے میں نے اوس پر لکھا ہے (کذا موضع ردّدہ) جو طبع غیر کثیف کو سخت ناگوار ہے۔

(۶۵) مکرّر لانے کے لئے علاوہ تردید کے لغةً لفظ ردّ بھی آتا ہے مگر گفتگو ہمیشہ مفہومات عام پر چلتی ہے۔ ردّ کے مشہور معنی انکار کے ہیں۔ میں نے یہاں احتیاطاً لفظ ردًّ کو ردّ نہیں کیا

بلکہ اوس پر اتنا لکھدیا کہ اس کتاب میں بجائے "ذ" کے ہرکہیں "د" آیا ہے تاکہ کوئی صاحب ایک دال حذف کر دینے کی بدگمانی مصحح یا طابع پر نہ کریں۔ تصنیف میں یہ انتہائی امانت، ذمہ داری احتیاط اور فرض شناسی ہے جس کی گنجائش شیخ لطین کے ہاں نہ تھی، یا پھر وہ ہنوز مبادیات تصنیف سے بالکل نابلد ہیں، کہ آج تک تو دوسروں کے کاموں کو اپنا کہہ کر کام نکالتے رہے ہیں۔

ان المحامین عن المجد قُلُلٌ۔

اذا صنعت ما لا یستحیا من مثلہ پر بدرالدین صاحب کا یہ لکھنا (کذا او انظر) آپ کی برہمی کا باعث ہوا ہے:-

(۶۶و۶۷) جب انسان کو خود اپنے دماغ پر وثوق نہ ہو تو بہتر ہے کہ کسی پڑھے لکھے سے رجوع کرے ورنہ پھر مدۃ العمر جہل پر قانع رہے۔

(ا) صفحہ ۱۴۸ پر ہے نہ کہ ۱۴۸ (ب) اذا صنعت ما لا یستحیا من مثلہ فاصنع ما شئت بظاہر با معنی نہیں کہ جب کوئی ناقابل شرم بات (نیک کام) تُم سے سرزد ہو تو پھر تم خود مختار ہو جو جی میں آئے کرو، اس نیکوکار کو ایسی دھمکی! مگر حدیث اذا لم تستحی فاصنع ما شئت کے معنی تو معلوم ہیں کہ جب تم میں حیا یا نیک و بد کی تمیز نہ رہے تو پھر بے دھڑک جو چاہو کئے جاؤ جس طرح یہاں انتہائی وقاحت سے اپنے یہ تمام اغلاطِ شنیعہ صاحبِ سمط کے سر منڈھے جا رہے ہیں، اب تو دیکھ لیا دونوں میں کتنا کھلا فرق ہے!

زببت قبل ان تحصرم:-

فقر الجھول بلا عقل لی ادب فقر الحمار بلا راس لی رسن

ص ۲۷۶ شرح میں اللیالی الدُّرَّع کو جمع درعاء (نیم چاندنی رات) بضم فتح برخلاف قیاس لکھا تھا، جس پر پہلے دُرُع بضمتین کو ترجیح دی تھی مگر اصل بالضم تھا اور بقول ابن جنی ہر مضموم کو بضمتین پڑھنا جائز ہے

اس پر تکلم کیا جاتا ہے کہ یہ تمام ائمہ لغت کے خلاف ہے، ورنہ پھر ہم سند پیش کریں۔

(۶۸) سندیں تو بہت ہیں مگر آخر میں یہاں لآلی پڑھانے کے لئے مسند درس پر نہیں بیٹھا بہتر ہے کسی سے لغت پڑھ لیں، کہ آخر یہ درد سری کہیں تو ختم ہو، لسان اور تاج ہر دو میں ہے کہ الدُرع کصُرد محض ابوعبیدہ کا قول ہے ابوحاتم کہتے ہیں میں نے یہ کسی ور سے نہیں سنا پھر کہتے ہیں ولم نسمع ان فعلاء جمعہ علی فُعَل کصرد، مگر بہرحال لیال دُرَع کصرد ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں ابوالہیثم کی تحقیق کو ازہری نے اور میں نے بھی پسند کیا ہے کہ دُرعاء کی جمع تو دُرْع بالضم ہے اور دُرَع کصُرَد جمع دُرعہ ہو کظلم وظلمہ غضب تو یہ ہے کہ خود جمہرہ میں ۲×۲۹۸ پر لکھتے ہیں اللیالی الدُرْع (کقفل) والدُرَع (کصرد) جمیعا، والدُرع (کقفل) اعلی واجود، اے کاش اکل حلال سے کام لیا ہوتا۔ نہایہ میں ہے، قوم دُرع جمع ادرع کاحمر وحمر وحکاہ ابوعبید (کذا) بفتح الراء ولم یسمع من غیرہ وقال واحدتہا دُرعتا کغرفۃ وغرف۔ لسان میں تو زیر زبر بھی (بضم فسکون) لگے ہوئے ہیں پھر یہ وقاحت اور ضعف بصارت کیسی! قاموس میں تو ہمارے قول کو مقدم رکھا ہے ولیال دُرع بالضم وکصرد۔

.... کلام العدضرب من الھذیان

اتلتمس الاعداء بعد الذی رأت قیام دلیل او وضوح بیان

میں نے حُلُبۃ وحُلَب کنُکتۃ ونُکَت بمعنی تعوید کو تسلیم نہیں کیا اس پر شور اور غُل مچایا ہے:-

(۶۹) تاج دیکھنے سے صاف معلوم ہوگا کہ اس کے راوی محض لیث ہیں جس میں بجائے جُلبۃ کے مجلب آیا ہے، لیث کا کام اغلاط سے بھرپور ہے پھر اس کو آپ کے ابن درید نے جمہرہ

ہیں جو باتفاق کتاب العین کی مہذب[۱] شکل ہے نظر انداز کر دیا ہے جس کے یہی معنے ہیں کہ وہ لیث کے منفردات کو نہیں مانتے :-

ترى الحادث المستعجم الخطب معجما　　لديه ومشكولا وان كان مشكلا

آئندہ پھر وہی تلخ لقمہ چباتے ہیں اور میرے اس قول کا انکار کرتے ہیں کہ "جیسی غلطیاں قالی سے سرزد ہوئی ہیں بکری نے بھی کی ہیں"، کہ اس سے غلطی کا بار ہلکا نہیں ہوتا اور کہ قالی کا گرنا شہسوار کا گرنا ہے، اور بکری کے اغلاط عوام فضولیین عجزہ اور غربار کے اغلاط ہیں، اور کہ میمن صاحب اپنے دستور کے خلاف بے کار قالی کے حمایتی اور بکری کے دشمن ہو گئے ہیں۔

(۱) (۷۰-۷۶) اتنا متناقض کلام مشکل ہے کسی صحیح الحواس کے قلم سے نکلے اس پر پہلے کافی بحث ہو چکی ہے کہ میں تو ان کو ہر دو کے معمولی تفسحات سمجھتا ہوں وبس! پھر بھی یہاں ایسے حوالات کا ایک انبار لگائے دیتا ہوں جن صاحبوں کو مزید شوق ہو وہ السمط دیکھ لیں صفحات ۲۸ و ۳۶ و ۵۳ و ۶۵ و ۷۶ و ۹۲ و ۹۳ و ۱۰۱ و ۱۱۰ و ۱۲۵ و ۱۳۲ و ۱۳۷ و ۱۴۳ و ۱۷۹ و ۱۸۸ و ۱۹۴ و ۱۹۶ و ۲۰۲ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۸ و ۲۱۵ و ۲۱۷ و ۲۴۶ و ۲۳۷ و ۲۳۹ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۵۳ و ۲۴۲ و ۳۷۵ و ۲۵۶ و ۲۵۹ و ۲۶۱ و ۲۹۱ و ۳۰۶ و ۳۳۵ و ۳۳۹ و ۳۴۴ و ۳۴۹ و ۳۴۳ و ۳۷۹ و ۳۸۲ و ۴۰۲ و ۴۳۰ و ۴۴۷ و ۴۵۱ و ۴۵۹ و ۴۷۰ و ۴۷۲ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۱۲ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۲۸ و ۵۴۵ و ۵۵۰ و ۵۵۳ و ۵۵۷ و ۵۹۰ و ۵۹۵ و ۶۱۱ و ۶۱۷ و ۶۱۸ وغیرہ اور اندازہ کریں کہ اس جھوٹ کو کیا کہیں گے :-

ہر گنا ہے کہ کنی در شب آدینہ بکن　　تا تو از صدر نشینان جہنم باشی

[۱] وقد قيل ابن دريد بقره وفيه عيّ وشره

ويدعي من حمقه وضع كتاب الجمهره　　وهو كتاب العين الا انه قد غيّره

(ب) بکری کی یہ گندی توہین قالی کی سابق توہین سے نمبر لے گئی ہے حالانکہ پہلے ان الفاظ میں اُس کی تعریف کی گئی تھی نہایت ذکی وسیع العلم سلیم الطبع نقاد محقق الخ:۔

وکانہ من دبر حزقل مفلت حرد یجرّ سلاسل الاقیاد

مگر ناظرین ذرا صبر سے کام لیں! آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

(ج) الامان والحفیظ بکری کی اتنی تذلیل اور اوس پر کہنا کہ میمن صاحب بکری کے دشمن ہیں، سچ ہے دانا دشمن نادان دوست سے اچھا۔ کیا وہ یہ نہ کہیں گے؟

کردۂ جہد یله درویرانی کاشانہ ام چرخ در آرائش ہنگامۂ عالم نکرد

مگر اس اختلال حواس کا برا ہو کہ ایک ہی زبان سے دو بول بلوائے، رہا میرا قالی کی حمایت کرنا، تو یہ بھی سفید جھوٹ ہے، پہلے ہر قسم کے حوالے لکھ آیا ہوں، مگر یہ تو یہاں بھی لکھتا ہوں کہ میں نے خود شرح ذیل الامالی میں قالی کی بہ تتبع بکری ۱۳۴ اغلاط دکھائے ہیں مگر خاموش! آپ نے جو ابن درید کی لغو اور غلط حمایت کی ہے اُس کا قصہ دو باک بذیل نمبر ۴۷ و ۳۵ لکھ آیا ہوں۔

(د) اگر میں نے حیاۃ ابن رشیق میں اُس کی حمایت کی ہوتی تو پھر تین اغلاط کیوں پکڑے جن کا آپ کو بھی اعتراف ہے، ابو العلاء میں ایسے اغلاط اس لئے نہیں دئے گئے کہ ابو العلاء جیسا لغوی اور فاضل جلیل مادرِ دھر کے بطن سے بقول تبریزی و فیروزآبادی پیدا ہی نہیں ہوا[۱]۔ اگر آپ کے پاس اُس کے اغلاط کا کوئی انبار ہے تو وہ کیوں نہیں پیش کیا جاتا کہ محک امتحان پر کسا جائے؟

[۱] ابو العلاء ۳۶۵ ما اعرف ان العرب نطقت بکلمة لم یعرفها المعری ۲۱۱ افضل من رائیتہ ممن قراءت علیہ ابو العلاء۔

(ھ) شرح بی اے کورس میں بیاض چھوڑنا تو علماء کی قدیم سنت ہے، خود بکری نے بیسیوں بیاضیں چھوڑ دی ہیں کما تقدم جن میں کی چھپتر فی صدی تو عاجز نے پُر کر دی ہیں، اور باقی کے لئے عاجزانہ لہجہ میں علماء کو دعوت دی ہے، مگر آپ کو تو چیلنج! الّا بعض ما انقطع دونہ طمع..... فابقیتہ علی غرّۃ لمن ھو اعرف بہ منہ و منّی۔ آپ کی طرح باایں ہمہ لاعلمی ہمہ دانی کا دعویٰ کرکے کوس لمن الملکی نہیں بجایا، رہا اپنی ناواقفیت کا بمقتضائے ولا تقف ما لیس لک بہ علم صاف اعتراف کرنا، تو یہ بقول علماء نصف علم ہے کہتے ہیں جو لا ادری کہنا چھوڑ دے گا وہ مونہہ کے بل گرے گا۔ سیوطی نے مزھر ۱۳۲۵ھ ۲ × ۲۰۰ اس پر ایک باب باندھا ہے جہاں ایک لطیفہ ہے کہ ثعلب سے کوئی بات پوچھی گئی جس پر انہوں نے لا ادری کہا، اس پر سائل نے تعجب کا اظہار کیا، تو وہ بولے اگر تمہاری ماں کے پاس لا ادری کی تعداد میں مینگنیاں بھی ہوتیں تو وہ کبھی کی مالدار بن جاتی۔ اس علّامۃ الدہری سے باایں ہمہ جہل و وقاحت اللہ مسلمانوں کو محفوظ رکھے:۔

ابو الحسن الطبیب و مقتفیہ ابو البرکات فی طرفی نقیض

فھذا بالتواضع فی الثریا وھذا بالتکبر فی الحضیض

(و) رہا ابو العلاء میں مجھے اُس کی بداعتقادی اور دیگر خامیوں کا نہ ملنا، تو علماء پر طعن کرنا میرا شیوہ نہیں، مگر آپ معذور ضرور معلوم ہوتے ہیں، ورنہ آخر میں علماء مصر کی جو بیش بہا رائیں ہیں اون پر نظر ضرور پڑی ہوتی، الزھراء ۳ × ۴۸۱ھ میں کتاب کا آخری باب القول الفصل فی القضیۃ محب الدین الخطیب نے افتتاحیہ میں نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ وقد وفّاہ حقّہ من النظر والتمحیص علّامۃ الادب العربی فی الھند...... المیمنی بآخر کتابہ فرأیت ان افتتح ھذا الجزء من الزھراء بھذا الحکم العلی العادل الذی

احاطہ بالموضوع احاطۃ مشکورۃ مگر کیا کیا جائے یہی چیزیں تو آپکی جلن کا باعث ہیں۔
(ز) اگر آپ ابو العلاء پر میری ناچیز تالیف سے بہتر کام کر سکتے تھے تو یہ ۱۲ سال کہاں ضائع کئے اور سارے عالم کو مکدر کیوں ہونے دیا؟ خلاصہ یہ کہ آپ میری ہر تالیف سے بہتر لکھ سکتے ہیں مگر لکھتے نہیں! کہ سامنے کوئی سُرخ وسفید کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والی چیک نہیں دکھاتا:-

ولیس باول ذی ھمّۃ دعتہ لما لیس بالنائل
یشمّر للجّ عن ساقہ ویغمُرہ الموج فی الساحل

ص ۲۷ سمط اللآلی پرے دے۔

(۷۷-۸۶) سچ ہے۔

ومن یک ذا فم مُرّ مریض یجد مُرّا بہ الماء الزلالا

(ل) معارف کا نمبر اپریل آئیں بائیں شائیں میں ضائع کر دیا، اور بجائے السمط کے اپنی رسوا کن اغلاط کی نمائش کی اور لا یعنی غلط مقدمہ کے بعد ما اتفق لفظہ ابو العلاء شرح المختار ابن رشیق، وغیرہ ہی میں اُلجھے رہے، اور ان چٹانوں سے ٹکرا ٹکرا اپنے تئیں لہولہان کر لیا:-

کناطح صخرۃ یوما لیوھنہا فلم یضرھا واوھی قرنہ الوعل

نمبر مئی میں بھی بجائے السمط کے شیخو، گوئیڈی، قالی اور بکری کا رونا رویا ہے' سنئے! عالم اسلام میں ایسے معاندانہ مضامین کو کوئی نہیں پڑھتا، وہاں کاتب فوراً سے پیشتر رسوا ہو جاتا ہے۔ البتہ چونکہ اردو داں پبلک کو عربی کا اتنا گہرا علم نہیں اس لئے وہ بطور تفکّہ ان مضامین کے محض رندانہ ریماک کو پڑھے گی وبس! مگر علماء عربی کے متعلق اونکی رائے بیشتر سے اور زیادہ بُری ہو جائے گی۔ آپ یقین مانیں عالم اسلام میں آپ کو کوئی

نہیں جانتا اگر میری بات پر باور نہو تو کسی اور سے مزید تصدیق کرلی جائے۔

(ب) رہے آپ کے خوابہائے پریشان کہ امالی پر یہ تبر مارا جائے، اور لآلی کی یوں مٹی پلید کی جائے، سو سُنئے:۔

واذا ماخلا الجبان بارض طلب الطعن وحده والنزالا

اذا بلغتِ جَنَفا فنامی واستکبری ثم من الاحلام

(ج) دُنیا کی آنکھ میں خاک جھونکنے کے لئے یہ صریح جھوٹ لکھ دیا، کہ یہ سمط کے محض ۵۰ صفحات کے اغلاط ہیں، حالانکہ مقدمہ۔ ۵ صفحات کے بعد پھر صفحات ۱۵ و ۲۵ و ۵۸ و ۷۷ و ۳۱۷ و ۳۸۹ و ۹۱۷ و ۹۲۲ و ۹۲۵ و ۹۶۹ و ۲۹۸ پر میمن کے (صحیح اپنے) اغلاط دئے ہیں، اور یہ خوردہ گیری ایک سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے، جس کی اصلاح قلم معارف نے کی ہے (مگر لطف یہ ہے کہ یا اُس کی محنت رائگان گئی یا پھر اُس نے اپنا فرض ہی انجام نہیں دیا) اور جو سمط کے علاوہ سارے عالم کے اغلاط پر مشتمل ہے ابن رشیق، ابوالعلا، ما اتفق لفظہ، مقدمۃ المداخل، امالی، لآلی، شرح مختار، لوئیس شیخو، گوئیدی محشی قالی، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ چونکہ یہ میمن کے اپنے اقوال نہ تھے اس لئے یہ جملہ ائمہ کے جن کے اسماء ایک مستقل صفحہ میں آئیں گے اغلاط ہیں مگر آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں کہ جتنے ساری دنیا کے اغلاط دکھائے ہیں اُن سے کہیں زیادہ تمہید اور مقدمہ میں خود آپ نے کئے ہیں جن کو عاجز نے نمبروار دیدیا ہے، تاکہ اُن کے آئینہ میں خود اپنا مونہہ دیکھ لیں۔

(د) رہے آپ کے احباب (؟؟؟) جن کے اصرار پر مشتے ازخروارے بلکہ صحیح لفظوں میں مشتیکہ بعد ازجنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد پیش کرنے کی ہمت کی ہے سو اُن کو سنا دیجئے:۔

غراب حولہ رخم و بوم :: اذا ساد الفتی سعد بمحصولی علی غنم

ص۲۷۸ (ھ) گذشتہ صفحات میں آپ کی قرآن و حدیث دانی کی کہانی کچھ تو آچکی ہے آئندہ اور

(و) آپ کی زندگی یقیناً سخت گذرے گی میمن کبھی تالیفات سے باز نہ آئے گا اور اُس کی ہر تالیف آپ پر گویا تیر باراں برسائے گی اس میں کوئی کیا کرے:۔ خود کردہ را علاجے نیست:۔

لولا اشتعال النار فیما جاورت		ما کان یعرف طیب عرف العود

(ز) یہ چیخ پکار سراسر رائگان جا رہی ہے، کہ میمن کی تالیفات کے دلدادے بحر ہند کے اُس پار بستے ہیں، اور وہ آپ کی اس کج مج ہندی کو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے، رہا عربی میں چھاپنا تو ضرور ہمت کیجئے! اور چونکہ اسلامی ممالک میں آپ کی یہ پہلی کتاب ہوگی جو چھپے گی اس لئے اگر مدیر معارف نے پہل کی تو میں بھی چندہ حاضر کردونگا، البتہ وہاں سے جو صلہ ملے گا وہ مخصوصاً آپ صاحبان ہی کا ہوگا۔

ص۲۷۹ (ح) ناحق عشرۂ کاملہ بنا کر میمن کے اغلاط کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا خدمتِ حقیقت کے طور پر وہ بھی بمقتضائے وتعاونوا علی البرّ آپ کا ہاتھ بٹاتا ہے[۱] لیجئے کیا بلکہ اپنا دامن بھر لیجئے!

فدالوعید فما وعیدک ضائری		اطنین اجنحۃ البعوض یضیر

(۱۱) لاہور پہنچنے کے بعد خود مجھ سے خط و کتابت کیوں نہ کی؟

(۱۲) علی گڈھ میں تم کو اچھی جگہ کیوں نہ مل گئی؟

(۱۳) اسلامی ممالک کیوں گئے؟ اور وہاں تمہاری قدر افزائی کیوں ہوئی؟

(۱۴) تم نے السمط کیوں لکھی اور خوب چھپوائی۔

---

[۱] یہ باتیں آپ کے کرمنامہ (الٹیمٹم) شعبان ۵۰ھ سے ماخوذ ہیں۔